

بے ہودہ گوئی کی ممانعت

[قرآن کریم میں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کرنے کے] حکم کا منشاء یہ ہے کہ معاشرے میں لوگوں کی آشنا یوں اور ناجائز تعلقات کے چرچے قطعی طور پر بند کر دیے جائیں، کیوں کہ اس سے بے شمار براہیاں پھیلی ہیں، اور ان میں سب سے بڑی بڑائی یہ ہے کہ اس طرح غیر محسوس طریقے پر ایک عام زنا کارانہ ماحول بتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص مزے لے کر کسی کے صحیح یا غلط، گندے واقعات دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ دوسرے، اس میں نہ کم مردی لگا کر اور لوگوں تک انھیں پہنچاتے ہیں، اور ساتھ ساتھ کچھ مزید لوگوں کے متعلق بھی اپنی 'معلومات' یا بدگمانیاں بیان کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ شہوانی جذبات کی ایک عام روچل پڑتی ہے، بلکہ بڑے میلانات رکھنے والے مردوں اور عورتوں کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ، معاشرے میں کہاں کہاں ان کے لیے قسمت آزمائی کے موقع موجود ہیں۔ شریعت اس چیز کا سدہ باب پہلے ہی قدم پر کر دینا چاہتی ہے۔

ایک طرف وہ حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی زنا کرے اور شہادتوں سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو، جو کسی اور جرم پر نہیں دی جاتی۔ اور دوسری طرف وہ فیصلہ کرتی ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے، وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے، ورنہ اس پر ۸۰ کوڑے بر ساد و تاکہ آئندہ کبھی وہ اپنی زبان سے ایسی بات بلاشبیٹ نکالنے کی جرأت نہ کرے۔ بالفرض اگر الزام لگانے والے نے کسی کو اپنی آنکھوں سے بھی بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو، تب بھی اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک اسے نہ پہنچانا چاہیے، تاکہ گندگی جہاں ہے، وہیں پڑی رہے، آگے نہ پھیل سکے۔ البتہ اگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو معاشرے میں بے ہودہ چرچے کرنے کے بجائے معاملہ حکام کے پاس لے جائے اور عدالت میں ملزم کا جرم ثابت کر کے اسے سزا دلوادے۔

(ابوالاعلیٰ مودودی، سورۃ النور، حاشیہ ۲، ترجمان القرآن، جلد ۳۵، عدد ۳، ریج ۱۳۷۵ء، دسمبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۷-۱۸)